مرتکب کون تھے؟ ۸۰ فی صد عورتیں اور بچے '۲۰ فی صد بوڑھے مرد۔ جوان محاذوں پر روسی فوجوں میں شامل جرمنی کے خلاف لڑ رہے تھے۔ جب وہ محاذ سے واپس آئے' ان کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا۔ جہاں غداری کا الزام بالکل ہی مضحکہ خیز تھا' وہاں "تحفظ" کے نام پر یہی ساری کارروائی کی گئی۔

جن مسلمانوں کے جذبہ اور وجود کو یہ سارے مظالم نہ بجھا سکے' اور جنھوں نے زار روس کی فوجوں کو نصف صدی تک روکے رکھا' وہ یلسن کی ناکارہ فوجوں کے قابو میں کیسے آجائیں گے؟

چیچن جہاد جاری رکھیں گے' اور روس کو اپنی فاش غلطی کی بہت بھاری اور تباہ کن قیمت ادا کرنا پڑے گی۔ معیشت پہلے ہی خستہ اور زار و نزار ہے' اس میں دراڑیں بڑھتی جائیں گی۔ سیاسی خلفشار پہلے ہی زیادہ ہے' اب وہ مزید شکست و ریخت کا شکار ہنے گا۔ جمہوریت کے قیام کے سنہرے خواب بکھر گئے ہیں۔ روس ایک ملک کا نام نہیں' یہ ۸۹ نسلی ریاستوں کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی درجہ میں آزادی کی خواہاں ہے۔ ان کو متحد رکھنا مشکل سے مشکل ہوتا جائے گا۔

لیکن اصل ٹائم بم تو خود قفقاز کا علاقہ ہے۔ اسی کے تصور سے' روس ہی نہیں' سارا مغرب خائف ہے۔ ہفت روزہ اکنامسٹ (۱۴ جنوری' ۹۵) نے سوال کیا ہے: "اور کتنے دوسرے چیچنیا؟"۔ کتنے لوگوں کو معلوم ہے کہ چیچنیا سے متصل جنوبی ریاست داغستان میں اسلام کی خوشبو حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں پہنچ گئی تھی۔ دریائے اولگا کے کناروں پر ۶ ریاستیں ہیں جو قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں۔ باشکرستان (آبادی ۴۰ لاکھ)' تاتارستان (۳۸ لاکھ)' اودمورتیا (۱۶ لاکھ)' موردوویہ (۱۰ لاکھ)' ماری ایل (۸ لاکھ) کال ماتیکیا (۳ لاکھ)۔ ان کے پاس تیل ہے' مواصلات اور پائپ لائنیں ہیں' معدنیات کی بے حد و حساب دولت ہے' اور --- تقریباً ۲ کروڑ مسلمان بھی ہیں (وسیع نسل کشی اور جبری ہجرت کے باوجود)۔ اگرچہ روسیوں کی نوآبادکاری کے ذریعہ ان کا تناسب ۴۰ تا ۶۰ فی صد کر لیا گیا ہے' چیچن مسلمان اور ان کی روح جہاد! اس کا علاج کس کے پاس ہے۔ شمال میں کاریلیا' کومی' اور یاقوتیا کی ریاستیں بھی ہیں۔ وہ بھی آزادی کے لیے بے چین ہیں۔ چیچنیا کے شمال و جنوب میں چھوٹی چھوٹی ۶ مسلمان جمہوریتیں اس کے علاوہ ہیں' جہاں جہاد کی رو پھیلتی جا رہی ہے۔ اکنامسٹ کے مطابق: "روسی حملے کا بدترین نتیجہ یہ برآمد ہو سکتا ہے کہ پورے قفقاز میں جہاد کی آگ بھڑک سکتی ہے"۔

مغربی ممالک اگر مگرمچھ کے آنسو بہا رہے ہیں تو اس کی اصل وجہ یہی ہے --- چیچن مسلمانوں کا صفایا ہو جائے' روح جہاد بھڑکنے کا خطرہ نہ رہے' اس سے زیادہ خوشی کی بات کیا ہو سکتی ہے۔ غم اس کا نہیں کہ روس گروزنی میں شہریوں کو وسیع پیمانہ پر ہلاک کر رہا ہے۔ غم و غصہ اس کا ہے کہ روسی فوج اتنی نالائق اور نااہل کیوں ثابت ہوئی کہ یہ جنگ اتنی طویل ہو گئی۔ بوسنیا کی طرح چیچنیا میں بھی اب

ان کو عرصہ تک ایک نامکمل ایجنڈے اور ایک ادھورے کام سے نمٹنا ہو گا' اور دنیا کو دکھانے کو کچھ آنسو بھی بہانا ہوں گے۔ چیچنیا کو وہ روس کا علاقہ اور اس کا اندرونی معاملہ قرار دے چکے تھے۔ اس کا یہ حق بھی تسلیم کر چکے تھے کہ وہ اسے فوجی طاقت کے ذریعہ زیر کر لے۔ بس ایک ذرا سی شرط یہ تھی کہ خون ریزی اور تباہی ذرا "زیادہ" نہ ہو۔ روس نہ اپنا کام ٹھیک سے کر سکا' نہ اس شرط کا لحاظ رکھ سکا۔

یہ بات بھی ملحوظ رہنا ضروری ہے کہ مغرب کے بعض تجزیہ نگاروں کے نزدیک اب بھی مستقبل قریب میں اسے اصل خطرہ اسلام سے زیادہ روس اور چین سے ہے۔ برسوں کے دشمن کو' دوستی کا سارا دم بھرنے کے باوجود' واقعی دوست تو نہیں کہا جا سکتا۔ چیچنیا کے تیر سے دو شکار ہو گئے! ایک' مسلمان۔ دوسرے' خود روس۔ یلسن کو غلط آدمی قرار دیا جا رہا ہے۔ وہ شراب کے نشہ میں دھت رہتا ہے' قوت فیصلہ سے محروم ہے' باڈی گارڈ اس کے پردہ میں حکومت کر رہے ہیں' وغیرہ وغیرہ۔ پھر اگر روس کی معیشت مزید تباہ ہو' سیاسی خلفشار پیدا ہو' وحدت منتشر ہو' تو یہ مزید فوائد ہوں گے۔

آیئے دو آنسو مسلمان حکمرانوں کی بے حسی' مغرب کی غلامی اور ملت کے مفادات سے بے وفائی پر بھی پڑھ لیں۔ آزاد چیچنیا کے صدر' جعفر دودایف نے تمام مسلمان ممالک سے مدد کی اپیل کی۔ اس کا جواب انھیں روسی خبر رساں ایجنسی تاس کے ذریعہ یہ ملا۔ "ہم چیچنیا میں متحارب فریقوں کے درمیان جنگ کو روس کا اندرونی معاملہ سمجھتے ہیں"۔ سب سے آگے بڑھ کر بولنے والے پاکستانی سفیر تنویر احمد خان تھے۔ "چیچنیا کی گتھی کو سلجھانا' صرف رشین فیڈریشن کا کام ہے"۔ پاکستانی وزارت خارجہ کو یہ یقین دہانی کرانے ہی سے فرصت نہیں کہ پاکستان مجاہدین کو کسی قسم کی مدد نہیں دے رہا' وہاں کوئی پاکستانی نہیں لڑ رہا۔ ترکی کی وزیر اعظم ۵-۶ دسمبر کو بوڈاپسٹ میں یوروپین کانفرنس میں موجود تھیں' اس وقت تک روس فوجی کاروائی شروع کر چکا تھا' لیکن ان کو ایک لفظ چیچنیا میں روسی جارحیت کے خلاف کہنے کی توفیق نہ ہوئی۔ امام شامل نے بھی ۱۸۵۹ء میں بالآخر ہتھیار اسی لیے ڈالے تھے کہ انھیں نہ ترکی سے مدد مل رہی تھی' نہ ایران سے۔

جو اتاں تتاری کس قدر صاحب نظر نکلے — حرم رسوا ہوا پیر حرم کی کم نگاہی سے

چیچنیا کے مسلمانوں نے جس بے جگری سے روس کی بے پناہ قوت کا مقابلہ کیا ہے' جس ہمت اور حوصلہ سے اپنے گھر اور اپنی جانیں قربان کی ہیں' اس نے امت کے ضمیر میں امید کی ایک نئی شمع روشن کر دی ہے۔ دور افتادہ علاقوں میں' جن کے نام سے بھی عام مسلمان واقف نہیں' اسلام کا یہ جذبہ موجزن' یہ جذبہ جہاد!

ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی — یہ کلی بھی اس گلستان خزاں منظر میں تھی

رسائل و مسائل

بچوں کی تولیت کا حق

باپ کے انتقال کی یا طلاق کی صورت میں بچوں کی تولیت پر کس کا حق ہے؟ باپ اور اس کے رشتہ داروں کا یا ماں کا؟

بچوں کا اصل متولی اور نگران تو باپ ہی ہے لیکن چھوٹے بچوں کی پرورش عام طور پر باپ کے مقابلے میں ماں اچھی طرح کر سکتی ہے۔ اس لیے تربیت و حضانت میں بچوں کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھ کر شریعت نے ماں کو ترجیح دی ہے۔ البتہ اگر ماں نے کسی ایسے شخص سے شادی کر لی ہو جو بچوں کا محرم نہ ہو، تو پھر بچوں ہی کے فلاح و بہبود کے پیش نظر ماں کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔ دلائل درج ذیل احادیث ہیں:

"حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کی کہ میرے اس بیٹے کے لیے میرا پیٹ برتن تھا، میری چھاتی اس کے لیے دودھ کا مشکیزہ تھی، اور میری گود اس کے لیے بستر تھی لیکن اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اب میرے اس بیٹے کو بھی مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انت احق بہ مالم تنکحی۔ تم اس بچے کی زیادہ حق دار ہو جب تک کہ تم دوسری شادی نہ کرو"۔ (ابو داؤد، کتاب الطلاق)

"حضرت براء بن عازب ؓ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ ؓ کی بیٹی کو رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفر ؓ کی تولیت میں اس لیے دیا تھا کہ ان کی بیوی اس بچی کی خالہ تھیں، اور فرمایا تھا کہ: الخالۃ بمنزلۃ الام۔ خالہ ماں کے درجے میں ہے"۔ (صحیح بخاری، کتاب الصلح)

"حضرت عمر ؓ نے ایک انصاری عورت سے شادی کی تھی، اور اس سے ان کا بیٹا عاصم بن عمر ؓ پیدا ہوا تھا۔ بچہ ابھی چھوٹا ہی تھا کہ حضرت عمر ؓ نے اس عورت کو طلاق دے دی، اور بچے کو اپنے پاس لے آئے۔ بچے کی نانی نے حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آ کر شکایت کی کہ عمر ؓ نے میرے بچے (نواسے) کو مجھ سے چھین لیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر ؓ نے بچہ اس کی نانی کے حوالے کر دیا اور